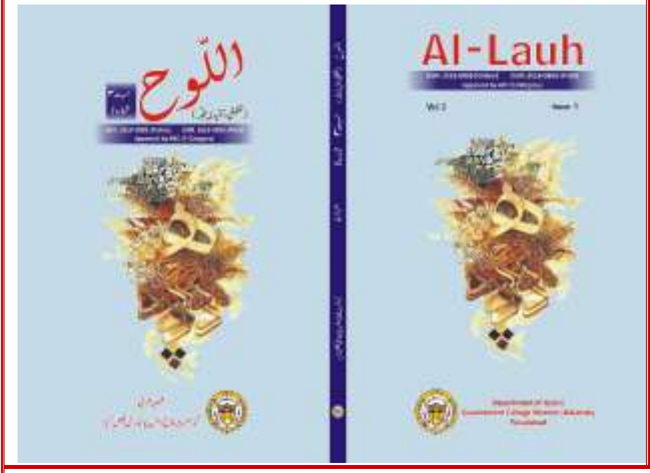

OPEN ACCESS

This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License]

Al-Lauh

Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN: (P) 2618-088X. (E) 2618-0898

Project of **Govt. College Women University Faisalabad,**

Madina Town, Faisalabad, Pakistan.

Website: www.allauh.com

Approved by Higher Education Commission Pakistan

Indexing: Euro Pub, Journal Factor, DOAJ, DRJI, Urdu Jaraid, Asian Research Index

TOPIC

متفرق معجزاتِ رسولؐ پر اُردو سیرتی ادب کا جائزہ

A REVIEW OF URDU BIOGRAPHICAL LITERATURE ON VARIOUS MIRACLES OF THE PROPHET(SAW)

AUTHOR

1. Dr. Asma Aziz, Assistant Professor, Department of Islamic Studies, GCWUF
2. Saira Batool, Mphil Scholar, Department of Islamic Studies, GCWUF
3. Komal Naz, Mphil Scholar, Department of Islamic Studies, GCWUF

How to Cite: https://allauh.pk/

https://allauh.pk/index.php/allauh/issue/view/4

Vol. 3, No.1 || January–June 2024 ||

Published online: 30-06-2024

متفرق معجزاتِ رسولؐ پر اُردو سیرتی ادب کا جائزہ

A Review of Urdu Biographical Literature On Various Miracles of the Prophet (SAW)

ڈاکٹر اسماء عزیز[1]　　　　سائرہ بتول[2]　　　　کومل ناز[3]

Abstract:
The Prophet Muhammad SAW is the Last Prophet of Allah and a role model of all Muslims. The miracles awarded from Allah to give him is a proof for his Prophethood. As Muslims we must believe and take lesson from it, because those all provisions of Allah have given. Allah has given miracles to all prophets but it is prophetic expertise that Allah has awarded more miracles to him other then other prophets and also awarded the eternal miracles i.e. the Holy Quran , Meraj un Nabi. Biographers wrote a great literature in Arabic, Percian, Urdu and other languages. Major literature found on the Holy Quran , Meraj un Nabi but in other miracles of Prophet (SAW) the literature is very little. Except the major two miracles of Prophet (SAW), the claim of there being three thousand miracles of Hazrat Muhammad (SAW) that is widely accepted within the Islamic tradition. This research deals to study the Urdu seerah Literarture that is on other specific miracles of Hazrat Muhammad (SAW). The result of this research is expected to introduce other miracle of the Hazrat Muhammad (SAW) in detail.
Keywords: Seerah Writings, Prophethoods, Miracles, Urdu literature.

تعارف:

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ دلائلِ نبوت و معجزات عطا ہوئے جیسا کہ کتبِ احادیث و فضائل مثلاً دلائلُ النبوَّۃ، خصائصِ کبریٰ اور حُجَّۃُ اللهِ عَلَى الْعَالَمِين کے مطالعے سے ظاہر ہے اور "إِغاثۃ اللھفان" میں ابن قیم رحمہ اللہ کے مطابق جن کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے۔[1] آپ ﷺ کے دلائلِ نبوت کی ایک بڑی اہم دلیل نبوت یہ ہے کہ کتب سماویہ میں تمام سابقہ انبیاءؑ خود بھی آپ ﷺ پر ایمان لائے اور اپنی اپنی قوم کو آپ ﷺ کی آمد اور نبوت سے متعلق بشارتیں بھی دیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کی گفتگو کا قرآن میں ذکر فرمایا:

"وَ اكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي

---

[1] ـ ابن قیم الجوزیۃ، محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی، إغاثۃ اللھفان فی مصاید الشیطان، ریاض: دار المعارف، ج:۲، ص:۳۴۷۔

التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ ۚ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ"(۱)

(اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی ہم تیری طرف رجوع ہو چکے (اللہ نے) فرمایا کہ جو میرا عذاب ہے اُسے تو جس پر چاہتا ہوں نازل کرتا ہوں اور جو میری رحمت ہے وہ ہر چیز کو شامل ہے، میں اس کو ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیز گاری کرتے اور زکوٰۃ دیتے اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ جو (محمد ﷺ) رسول (اللہ) کی، جو نبی اُمی ہیں، پیروی کرتے ہیں جن (کے اوصاف) کو وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، وہ انہیں نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور بُرے کام سے روکتے ہیں اور پاک چیزوں کو اُن کے لیے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو اُن پر حرام ٹھہراتے ہیں اور اُن پر سے بوجھ اور طوق جو اُن کے گلے میں تھے۔ اتارتے ہیں تو جو لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی رفاقت کی اور انہیں مدد دی اور جو نُور ان کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کی، وہی مراد پانے والے ہیں۔)

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا ذکر فرمایا:

"وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ"(۲)

(اور جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے کہا اے بنی اسرائیل! بے شک میں اللہ کا تمہاری طرف رسول ہوں (اور) تورات جو مجھ سے پہلے ہے اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہو گا، پس جب وہ واضح دلیلیں لے کر ان کے پاس آ گیا تو کہنے لگے یہ تو صریح جادو ہے۔)

کتب میں آپ ﷺ کے دلائل نبوت و معجزات کی تقسیمات مختلف انداز میں ذکر کی گئی ہیں۔ اگر زمانی لحاظ سے دیکھا جائے تو آپ ﷺ کے دلائلِ نبوت و معجزات کی پہلی قسم جو آپ ﷺ کی پیدائش سے قبل یا پیدائش کے وقت یا آپ ﷺ کی بعثت یا اعلانِ نبوت سے قبل ظہور پذیر ہوئے، ارہاص کہلائے۔ جبکہ دوسری قسم وہ ہے جو آپ ﷺ کی بعثت یا

۱۔ الاعراف:۱۵۶۔۱۵۷

۲۔ الصف:۶

اعلانِ نبوت کے بعد ظہور پذیر ہوئے۔ اسی طرح آپ ﷺ کے دلائلِ نبوت و معجزات کے وجود کے لحاظ سے دیکھا جائے تو آپ ﷺ کے بے شمار دلائل نبوت و معجزات ظہور پذیر ہوئے اور ختم ہو گئے۔ حافظ ابنِ کثیر کے مطابق آپ ﷺ کے دلائل نبوت حسیہ دو طرح کے ہیں:

(۲۔۱) معجزات سماوی مثلاً سورج لوٹانے کا معجزہ، معراج النبی ﷺ

(۲۔۲) دنیاوی معجزات مثلاً جمادات سے متعلق معجزات، مردوں سے گفتگو، شفائے امراض کے معجزات، برکت طعام و پانی، غزوات، فتوحات، پیشین گوئیوں وغیرہ کا سچا ہونا۔۔ دنیاوی معجزات میں نبی کریمؐ کے اکثر حسی معجزات ہیں جن کی ایک لمبی فہرست ہے۔([1])

آپ ﷺ کے دلائل نبوت و معجزات کو رابطہ عالمِ اسلامی کے ایک محقق ڈاکٹر منقذ بن محمود السقار نے ان دلائل کو چھ اقسام میں تقسیم کیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ نبی کریم ﷺ کے بتائے ہوئے غیوب، جو آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں یا آپ ﷺ کی وفات کے بعد بالکل اسی طرح رونما ہوئے جیسے آپ ﷺ نے ان کے بارے میں خبر دی۔

۲۔ نبی ﷺ کی حسی معجزات، جیسے کھانے کا زیادہ ہونا، بیماروں کا شفایاب ہونا اور چاند کا شق ہو جانا وغیرہ۔

۳۔ معنوی دلائل جیسے اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کی دعاؤں کو قبول کرنا، آپ ﷺ حفاظت و صیانت کرنا اور آپ ﷺ کی دعوت دین کو اللہ تعالیٰ کی بھرپور تائید و حمایت حاصل ہونا۔

۴۔ نبوت کے دلائل کی عظیم تر اور دوامی قسم قرآن ہے جسے سال صدیاں پرانا نہ کر سکیں۔ یہ کتاب دائمی معجزہ اور ایسی غالب دلیل ہے جو سائنسی، شرعی، بلاغی اور دیگر اسبابِ اعجاز کی انواع میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ودیعت کی۔

۵۔ دلائلِ نبوت میں سے یہ بھی ہے کہ پہلے انبیاء نے آپ ﷺ کی آمد کی پیش گوئی کی اور خوشخبری دی۔

۶۔ اخلاقِ نبوی اور آپ ﷺ کے شخصی حالات بھی دلائلِ نبوت کی ایک قسم ہے۔ تمام عمدہ صفات اور کمالات آپ ﷺ میں جمع ہو گئے۔([2])

اس تحقیق میں وہ کتب زیرِ بحث ہیں جو کسی خاص ایک معجزہ پر لکھی گئی ہوں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے سوائے معجزہ عظیم: قرآنِ مجید اور معراج النبی ﷺ کے۔ قرآنِ مجید اور معراج النبی ﷺ پر کتبِ سیرت کی تعداد بہت ہے لیکن اس

---

[1]۔ ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، معجزات النبی، بیروت: مکتبہ توفیقیہ، ۱/۱۵۔۲۵

[2]۔ السقار، منقذ بن محمود، ڈاکٹر، دلائل النبوۃ، مکۃ مکرمۃ، رابطۃ العالم الاسلامی، ۲۰۰۸، ص ۶-۳

کے علاوہ آپ ﷺ کے دیگر معجزات پر لکھی گئی کتب سیرت کی تعداد بہت کم ہیں۔ ان دستیاب کتب پر بحث درج ذیل ہے:

۱۔ جسم نبویؐ کی خوشبو از مفتی محمد خان قادری، ناشر: حجاز پبلی کیشنز، لاہور

مفتی محمد خان قادری جامعہ اسلامیہ لاہور کے بانی اور مہتمم تھے۔ انہوں نے کثیر تعداد میں مختلف دینی موضوعات پر کتابیں لکھیں اور عربی کتب کے اردو تراجم بھی کیے۔ اس کتاب میں مفتی محمد خان نے نبی پاک ﷺ کے جسم کی برکات اور جسم نبوی کے معجزات کو ذکر کیا ہے۔ مؤلف کی پہلے بھی معراج کے عنوان پر کتاب ذکر کی گئی ہے جسم اقدس سے متعلق تمام معجزات، خصائص کو اس کتاب میں زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ مصنف کا طریقہ کار یہ ہے کہ ایک عنوان ذکر کرتے ہیں اور پھر اس کے ماتحت روایت مع عربی متن ذکر کرتے ہیں جیسے عنوان حضرت حلیمہ کے دیس میں خوشبوؤں کی بارات کے تحت حدیث ذکر کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہؓ بیان کرتی ہیں:

" لما دخلت به الی منزل لم یبق منزل من منازل بنی سعد الاشمنا سنه ریح المسل مالقیت محبته ﷺ فی قلوب الناس حتی ان احدهم کان اذا نزل به اذی فی جسده اخذ کفه ﷺ فیضعها علی موضع الاذی یتبرأ باذن اللہ تعالیٰ سریعًا و کذٰلک اذا اعتل لهم بعیرًا او شاةً فعلو اذٰلک"([1])

(جب میں آپ ﷺ کو لے کر اپنے دیہات پہنچی تو قبیلہ بنی سعد کے تمام گھروں میں کستوری کی خوشبو آنے لگی۔ لوگوں کے دلوں میں آپ ﷺ کی محبت اس قدر پیدا ہو گئی کہ اگر ان میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ کے دستِ اقدس کو پکڑ کر اپنے جسم پر لگاتا اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ فی الفور صحت مند ہو جاتا۔ اسی طرح ان کا گر کوئی اونٹ بکری وغیرہ بیمار ہو جاتا تو آپ ﷺ کے دستِ اقدس کو اس کے جسم پر لگاتے جس سے وہ تندرست ہو جاتا۔)

اسی طرح ایک عنوان ذکر کرتے ہیں بوقت ولادت جسم اقدس کا معطر ہونا۔ حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ جب رسول خدا ﷺ کا اس کائنات میں ظہور ہوا:

"نظرت الیه فاذاهو کالقمر لیلة البدر ریحه یسطع کالمسد الاذنر "([2])

(میں نے زیارت کی تو میں نے آپ ﷺ کے جسم اقدس کو چودھویں رات کے چاند کی طرح پایا جس سے تر و تازہ کستوری کی خوشبو کے حلے پھوٹ رہے تھے۔)

مصنف نے موضوع پر بہت تحقیقی کام کیا ہے اور تحقیقی اصولوں کے مطابق تصنیف کی ہے۔ آپ نے اپنی کتاب کے ابتدائیہ میں آپ ﷺ کے جسمِ انور کی خوشبو پر ایمان لانے کے حق میں دلائل پیش کئے ہیں۔ کتاب میں فہرست مضامین کی

---

[1]۔ قادری، مفتی محمد خان، جسم نبوی کی خوشبو، لاہور: محاز پبلی کیشنز، ص ۹

[2]۔ قادری، جسم نبوی کی خوشبو، ص ۹

ترتیب میں زمانی ترتیب کو مدنظر رکھا ہے۔ مصنف نے اصل مصادر سے روایات ذکر کیا ہے کچھ مقامات پر کتب حدیث سے روایت کرنے کے بجائے شارحین حدیث کے اقوال ذکر کرتے ہیں۔ جیسے شیخ الاسلام امام نوویؒ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جن خصوصیات سے نوازا ان میں سے آپ کے جسم اطہر کا خوشبو دار ہونا بھی ہے:

"کانت هذه الرح الطيبة فته ﷺ وان لم يمن طيبًا"(۱)

(مہک آپ ﷺ کے جسم اطہر کی صفات میں سے تھی اگرچہ آپ ﷺ خوشبو استعمال نہ فرماتے)۔

مصنف نے کتاب میں شاعرانہ رنگ بھی بکھیرا ہے صفحہ ۲۱ پر عربی میں حضرت فاطمہ کا شعر نقل کرتے ہیں جب آپ ﷺ کے وصال کے بعد قبر انور پر تشریف لے جاتیں ہیں اسی طرح صفحہ ۲۴ پر آپ ﷺ کے توسط سے مدینہ طیبہ کے در و دیوار کے مہکنے پر شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کا بھی فارسی میں شعر تحریر کرتے ہیں۔

۲۔ مہر نبوت از قاضی محمد سلیمان منصور پوری،　　　　ناشر: دارالسلام لاہور، ۲۰۰۳ء / ۱۴۲۴ھ

یہ رسالہ قاضی منصور پوری کا ہے یہ کتاب پاکستان میں شائع ہو چکی ہے اس رسالہ کا مقصد خود لکھتے ہیں کہ سیدنا نبی ﷺ کے محاسن و فضائل اسی قدر دکھلا سکتا ہے۔ جس قدر آفتاب کی روشنی کو ذرہ، لیکن میں نے دیکھا کہ لوگ مستند فاضلوں کی بڑی بڑی کتابوں کو نہیں پڑھتے اور ناواقفیت کی وجہ سے تاریکی میں پڑے رہتے ہیں۔ امید ہے کہ اس مختصر رسالہ کو پڑھ کر مسلمانوں کے دل میں آنحضرت ﷺ کی محبت اور ذوقِ اطاعت ترقی پذیر ہو گا اور ناواقفوں کی بے خبری کے حجاب کسی قدر اٹھ جائیں گے۔ رسالہ کا ہر فقرہ صحیح روایت سے لیا گیا ہے اور بڑے مطالب کو چھوٹے چھوٹے فقروں میں ادا کرنے کی سعی کی گئی ہے۔(۲)

مصنف ایک عنوان ذکر کرتے ہیں پھر اس کے تحت واقعات سیرت ذکر کرتے ہیں۔ جیسے نبوت کے ماتحت ذکر کرتے ہیں:

> "چالیس سال ایک دن کی عمر ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی وحی آئی کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ خدیجہؓ (بیوی) علی مرتضیٰ (بھائی عمر ۱۰ سال) ابو بکر صدیقؓ (دوست) زید بن حارثہؓ (آنحضرت ﷺ کے غلام) فوراً مسلمان ہوئے۔"(۳)

اس کتاب کے مقدمہ میں قاضی سلیمان منصور پوری کا تعارف بھی دیا گیا ہے جیسے:

۱۔ ایضا، ص ۱۳

۲۔ منصور پوری، قاضی سلیمان، مہر نبوت، لاہور: دارالسلام، ص ۵

۳۔ ایضا، ص ۱۱

"ریاست پٹیالہ کے ایک غیر معروف سے گاؤں، منصور پور سے علمی دنیا کا کوئی فرد بھی واقف نہ ہوتا۔ اگر اس دور افتادہ سرزمین کی گود میں قاضی محمد سلیمان جیسے مؤرخ زمانہ اور محقق یگانہ نے جنم نہ لیا ہوتا۔ اس پیکر فضل و کمال نے یوں تو متعدد دینی موضوعات پر علم و دانش کے موتی لٹائے۔ لیکن حضور رسالت مآب ﷺ کی مفصل سوانح حیات "رحمۃ اللعالمین" اس کا ایک ایسا بیش بہا علمی کارنامہ تھا جسے نہ صرف مسلم و غیر مسلم اصحاب فکر و نظر نے انتہائی پسندیدگی سے دیکھا، بلکہ خود حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے بھی شرف قبولیت عطا فرمایا۔"([1])

مصنف نے مہر نبوت کے معجزات و فضائل ذکر کرنے کی بجائے دیگر عنوانات بھی ذکر کیے ہیں۔ جیسے خلق محمدی کا عنوان ذکر کر کے روایت ذکر کرتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"اللہ نے مجھے اس لیے نبی بنایا ہے کہ میں پاکیزہ اخلاق اور نیک اعمال کی تکمیل کروں۔ صدیقہؓ سے کسی نے پوچھا۔ آنحضرت ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟ فرمایا: قرآن مجید ان کا خلق ہے۔۔۔ مطلب یہ ہے کہ درخت پھل سے اور انسان اپنی تعلیم سے پہچانا جاتا ہے۔ تم قرآن مجید سے نبی ﷺ کی شناخت کرو۔ قرآن مجید نے آنحضرت ﷺ کو رحمۃ للعالمین کہا ہے اور زمانہ کی سچی تاریخ بتلاتی ہے کہ حضور ﷺ کا وجود بالکل رحمت تھا۔"([2])

۳۔ تکثیر الماء (دریا بہا دیئے ہیں) از فیض احمد اویسی،　　ناشر: بزم فیضان اویسیہ، بہاولپور

مصنف نے چند اوراق کا یہ رسالہ لکھا۔ جس میں نبی پاک ﷺ کے ہاتھوں یعنی انگلیوں سے جو چشمے جاری ہوئے ہیں۔ ان روایات کو ذکر کیا ہے خود لکھتے ہیں:

"حضور سرورِ عالم ﷺ کے معجزات میں ایک معجزہ تھوڑی شے کو زیادہ کر دینا بھی منجملہ اُن کے قلیل پانی کو کثیر کر دینا ہے۔ "**المعجزات**" کتاب میں فقیر نے ایسے معجزات کو تفصیل سے لکھا ہے۔ یہاں صرف چند نمونے عرض کرتا ہوں تاکہ اہلِ اسلام کو یقین ہو کہ حضور نبی پاک ﷺ ﷺ مختارِ کل ہیں ویسے ہی اس موضوع پر فقیر کی ضخیم تصنیف "**اختیار الکل مختار الکل**" ہے۔"([3])

مصنف نے اس رسالہ میں پانی سے متعلق معجزات کی روایات کو ذکر کیا ہے جیسے غزوہ تبوک کے معجزہ کی روایت ذکر

---

[1]۔ ایضا، ص ۵۶

[2]۔ منصور پوری، مہر نبوت، ص ۳۶

[3]۔ اویسی، فیض احمد، دریا بہا دیئے ہیں، بہاولپور، بزم اویسیہ، ص ا

کرتے ہیں۔ کہ حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں ایک رات پانی ختم ہو گیا۔ صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے وضو کے لیے پانی کا جو برتن میرے پاس تھا اُس کو منگایا اُس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اُس سے مختصر سا وضو فرمایا اور اُس سے جو پانی بچا اُس کے متعلق فرمایا کہ اِس کو محفوظ رکھنا آئندہ چل کر اِس سے ایک بڑا معجزہ ظاہر ہو گا۔ جب دن چڑھ چکا اور آفتاب کی گرمی سے ہر چیز جلنے لگی تو لوگوں نے آپ ﷺ کو فریاد کی "یا رسول اللہ ﷺ! ہم تو پیاس سے مر گئے۔" آپ ﷺ نے فرمایا "نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہو گی۔" یہ کہہ کر اپنے وضو کے پانی کا برتن منگایا۔ برتن کو دیکھتے ہی لوگ اِس پر ٹوٹ پڑے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اپنا رویہ دُرست رکھو تم میں سے ہر ہر فرد پانی پی کر سیراب ہو گا۔" لوگوں نے اِس ارشاد پر فوراً عمل کیا تو آپ ﷺ نے وضو والے برتن سے پانی ڈالنا شروع کیا اور میں پیالے بھر بھر کر لوگوں کو پلانے لگا یہاں تک کہ جب پورے مجمع میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی نہ رہا تو آپ ﷺ نے فرمایا "اَب تم بھی پی لو" میں نے عرض کی "جب تک آپ ﷺ نہ پی لیں میں کیسے پی سکتا ہوں!" آپ ﷺ نے فرمایا "طریقہ یہی ہے کہ جو تقسیم کرنے والا ہوتا ہے اُس کا نمبر آخر میں ہوتا ہے۔" چنانچہ میں نے پانی پی لیا پھر آپ نے بھی نوش فرمایا۔[1]

۴۔ حضور رسالت مآب ﷺ کا علمِ غیب از محمد انور قمر شرقپوری،　　　ناشر: ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور

اس کتاب کا عنوان آپ ﷺ کا علمِ غیب ہے جو آپ ﷺ کی نبوت کے دلائل میں سے ایک ہے۔ اور دلائلِ حسیہ کے دنیاوی معجزات میں سے ہیں۔ جن میں ماضی میں ہونے والے واقعات، فتوحات کی خوشخبریاں، مستقبل میں ہونے والی پیش گوئیاں وغیرہ شامل ہیں۔ مصنف نے عناوین کی بنیادی تقسیم آپ ﷺ کی مکی و مدنی زندگی کے لحاظ سے پیش آنے والے واقعات کے تحت کی ہے۔ مصنف نے کتاب کے عنوان سے کتاب معجزات کی معلوم ہوتی ہے۔ مگر اصل میں اس کتاب میں مولانا سردار احمد رضوی کے حالات قلم کیے گئے ہیں۔

۵۔ غزوات میں معجزات مصطفیٰ از سید فیاض حسین شاہ، 　　　ناشر: کاروان پریس لاہور، ۲۰۰۷ء

اس کتاب میں مؤلف نے غزوات کے دوران ظاہر ہونے والے معجزات کا ذکر کیا ہے۔ اس کتاب کا مقدمہ پیر زادہ اقبال احمد فاروقی نے لکھا ہے اس کتاب کا انداز تحریر اقبال فاروقی لکھتے ہیں کہ اس طرح فاضل مصنف نے ہر غزوہ میں معجزاتِ رسال کو نمایاں کیا ہے۔ ہمارے خیال میں انداز بڑا خوبصورت اور ایک انوکھا انداز ہے، جسے قارئین پسند کریں گے۔ اس تحریر کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ غزوات رسول اور معجزاتِ مصطفی ﷺ کو بڑے آسان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے تا کہ عام پڑھا لکھا بھی اس سے استفادہ کر سکے۔ خاص طور پر یورپ میں بسنے والے ہزاروں مسلمان جو علمی و ادبی موشگافیوں سے آشنا نہیں ہیں

---

[1] اویسی، دریا بہادیئے ہیں، ص ۲

اس کتاب کو ایک نظر دیکھ کر بہت سے واقعات کو ذہن نشین کر سکیں گے۔[1]

اسی طرح پیر زادہ اقبال نے معجزہ کے انکار پر بھی گفتگو کی ہے:

"اتنی ترقی ہونے کے باوجود اس دنیا میں کئی بدبخت قسم کے لوگ ابھی موجود ہیں جنہوں نے اپنے اوپر سے جہالت کا لبادہ نہیں اتارا اور وہ سرِ عام اللہ تعالیٰ کے حبیب اور باعثِ تخلیق کائنات سید المرسلین ﷺ کے معجزات کا انکار کر رہے ہیں اور ایسے ایسے معجزات جن کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہوا ان کا بھی انکار کر رہے ہیں جیسے شق القمر کا معجزہ ہے اور سورج کا واپس لوٹانا ان کا انکار کرتے ہیں حالانکہ قرآن کریم کی آیات کا انکار کفر ہے۔ قرآن کریم نے ایسے لوگوں کا انجام جہنم فرمایا ہے۔"[2]

مصنف کا منہج یہ ہے کہ ایک غزوہ کا نام ذکر کرتے ہیں۔ اسکا پس منظر اسباب و واقعات اور معجزات ذکر کرتے ہیں جیسے غزوہ فتح مکہ کے عناوین مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ فتح مکہ کے اسباب		۲۔ فتح مکہ۔ ۳۔ فتح مکہ اور علم غیب مصطفی ﷺ۔۔

۴۔ جناب مولیٰ علیؓ نے ابوسفیان کو مات دے دی۔		۵۔ کلیدِ کعبہ اور علمِ غیب مصطفی ﷺ۔

۶۔ اہلِ مکہ پر رحمۃ للعالمین ﷺ کی کرم نوازی۔

تاریخی پس منظر ذکر کرنے کے بعد معجزات کی روایات ذکر کرتے ہیں جیسے غزوہ بدر کے ماتحت روایت ہے:

"جنگ سے ایک دن پہلے روز جمعرات نبی کریم ﷺ نے نامور صحابہ کے ساتھ میدانِ بدر کو ملاحظہ فرمایا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں ایک چھڑی تھی۔ آپ ﷺ نے اس چھڑی کے ذریعے مختلف جگہوں پر نشان لگائے اور فرمایا کل بروز جمعہ جنگ کے دوران اس جگہ پر دشمن اسلام ابو جہل قتل ہو گا۔ اس جگہ عتبہ قتل ہو گا اس جگہ شیبہ قتل ہو گا اس جگہ عبیدہ قتل ہو گا۔ آپ ﷺ نے کفار مکہ کے تمام سرکردہ افراد کے نام گنوائے اور ان کے قتل کی جگہ کی نشاندہی فرمائی۔ ۱۷ رمضان بروز جمعہ جنگ ہوئی۔ گھمسان کا دن پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی محمد مصطفی ﷺ اور آپ کے ۳۱۳ بدری صحابہ کو کئی گنا زیادہ کفار پر مکمل فتح دی۔ فتح یابی کے بعد نبی پاک ﷺ ﷺ نے بزرگ صحابہ کے ساتھ پھر میدانِ بدر کا دورہ کیا۔ صحابہ کرامؓ نے دیکھا کہ کل بروز جمعرات نبی پاک ﷺ ﷺ نے کافروں کے مقام قتل کی جو نشاندہی فرمائی تھی۔ ۱۰۰ فیصد ویسا ہی ہوا اور جس جس کافر کے متعلق فرمایا گیا تھا وہ اس مقام پر

---

[1] شاہ، فیاض حسین، غزوات میں معجزات مصطفیٰ، لاہور: کاروان پریس، ۲۰۰۷ء، ص ۵

[2] ایضا، ص ۱۰

قتل ہوا پایا گیا۔"([1])

مصنف نے روایات کو تحقیقی انداز میں بھی نہیں لکھا ہے صرف روایت وہ بھی واقعات کی صورت میں ذکر کرتے ہیں جیسے غزوہ بدر کے ماتحت حضرت معاذ کی روایت ذکر کرتے ہیں:

"حضرت معاذؓ ایک کمسن صحابی تھے جب مدینہ پاک میں بدر کی جنگ کے لیے اعلان ہوا تو انہوں نے اللہ کی بارگاہ میں عرض پیش کی کہ اے اللہ! مجھے جنگ میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما تاکہ میں تیرے محبوب محمد ﷺ کے دشمن ابوجہل کو قتل کر سکوں چونکہ یہ لمبے قد کے تھے۔ اس وجہ سے نبی کریم ﷺ نے انہیں ابھی بدر جانے کے لیے اجازت دے دی۔"([2])

۶۔ جان کائنات سے جمادات کی محبت از عبد الحق ظفر چشتی،　　ناشر: کرمانوالہ بک شاپ لاہور

اس رسالہ میں مصنف نے جمادات کے معجزات ذکر کیے ہیں جمادات میں پتھر، کنکر، خاک شفا، مزدلفہ وغیرہ کے معجزات ذکر کیے ہیں۔ عبد الحق ظفر چشتی نے یہ رسالہ ادبی انداز میں تحریر کیا ہے اردو ادب کمال کا لکھتے ہیں۔ مشکل سے مشکل الفاظ کا چناؤ کرتے ہیں۔ جیسے آپ کی ذات کو خراجِ عقیدت یوں پیش کرتے ہیں کہ جس ہستی کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کی ادھوری سی کوشش کر رہا ہوں یہ ہستی جو "خود پرستی" کے ہر شائبے سے پاک، عجز و انکساری میں ڈھلی ہوئی "بے ضرر اور مکمل نفع بخشی" کے منشور پر گامزن۔۔۔ جو لوگ آپ کے "کل" سے آشنا ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ شخصیت جو آج بلاشبہ ایک گھنے سایہ دار ثمر بخش درخت کی صورت نظر آرہی ہے اِس کا "کل" کتنے گھمبر تلووں سے گزرا، مسلسل ہجرت، مخالفتوں کی آندھیاں، عداوتوں کے طوفان، کون سا جان گسل حادثہ تھا جو اس "بے ضرر" جان پہ نہ گزرا! لیکن صدقے اس کرم گستر ماں کرم بی بی کے جس نے اس کونپل کو ہر حادثے، ہر سانحہ اور خطرے سے دعاؤں کی باڑ کے ساتھ محفوظ رکھ کر یوں پروان چڑھایا کہ آج بڑے "قد آور" اس کے زیرِ سایہ آکر اپنا "قد بڑھاتے" ہیں۔ اس شجر سایہ دار کا اس عالمِ ہست و بود میں ورودِ مسعود ۱۹۳۹ء میں ہوا۔([3])

کنکر کے معجزہ کو یوں بیان کرتے ہیں کہ یہ کہانی حضرت انسؓ سے روایت ہے اور حضرت ابوذر غفاریؓ نے خود سنائی۔ اس کہانی کے گواہ خود انسؓ ہیں۔ ہاں ہاں وہی خادم جانِ کائنات ﷺ ہیں۔ جن کو تقریباً دس سال تک آپ کی خدمت میں رہنے کا شرف حاصل ہے اور وہ جان دو عالم ﷺ کی طرف سے ملنے والی دعاؤں کی پھوار سے اکثر بھیگے رہتے تھے۔([4])

---

[1]۔ شاہ، فیاض، غزوات میں معجزات، ص۲۶

[2]۔ ایضا، ص۲۷

[3]۔ چشتی عبد الحق ظفر، جان کائنات سے جمادات کی محبت، لاہور: کرمانوالہ بک شاپ، ص۳۹

[4]۔ ایضا، ص۵۱

مختلف مقامات پر عنوان کی مناسبت سے اشعار بھی ذکر کرتے ہیں:

میں اک عاشق نو پچھیا، جے رب پچھے تے کی منگاں

تے اُس عاشق نے فرمایا، زیارت مصطفیٰ دی اے([1])

مختلف واقعات کی تشریح میں تمثیلات بھی ذکر کرتے ہیں جیسے ایک تمثیل ہے:

"لیکن اگر کوئی ہماری پارٹی کا بندہ آ جائے تو پھر اس کو اپنے سر پہ اٹھا لیتے ہیں۔ اس کے جسم کی بات نہ کرو۔ ہم اس کے پہنے ہوئے نئے لباس کفن پر بھی کوئی آنچ نہیں آنے دیتے۔ اس کی بھی حفاظت کرتے ہیں۔ آخر ہمارے آقا کا غلام ہے۔ ہماری پارٹی کا بندہ ہے۔ ہمارا تحریکی بھائی ہے۔ ہم اس کی حفاظت کرتے ہیں اس کو جتنا سکون ہماری قبر کی گود میں مل رہا ہے اتنا تو شاید انہیں دنیا میں ماں کی گود میں بھی نہ ملا ہو گا۔"([2])

مصنف بات کو بہت ہی طویل ذکر کرتے ہیں۔ بات سے بات نکال لیتے ہیں قاری پہلے والی گفتگو کو بھول جاتا ہے۔ مصنف نے کسی بھی روایت کا کوئی حوالہ یا عربی متن ذکر نہیں کیا ہے۔ صرف کتاب کا نام ذکر کرتے ہیں۔ حضرت ابو ذر کے حوالہ سے ایک واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔ مگر قاری کو کچھ سمجھ نہیں آتا:

"کہانی آپ نے حضرت ابو ذرؓ سے سنی جس کے وہ چشم دید گواہ ہیں لیکن ہم اپنی کیفیت بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ جب سید حضرت لولاک ﷺ ہمیں اپنے دست مبارک میں لیتے۔ ہماری سرشاری محبت میں جان پڑ جاتی۔ ہمیں یہ احساس ہو جاتا تھا کہ یہ ہاتھ وہی ہاتھ ہیں جن کو ہمارے خالق و مالک نے ید اللہ کا لقب مرحمت فرمایا ہوا ہے۔ یہ ید اللہ کی شان والے دست ہائے مبارک ہمیں اپنے ہاتھوں میں لیتے تو آپ نے دنیا کے سب کے سچے انسان ﷺ کی نگاہ کا پس خوردہ کھانے والے ابو ذرؓ سے سن ہی لیا ہے۔"([3])

۷۔ دو جہاں کی نعمتیں ہیں۔ ان کے ہاتھ خالی میں از مفتی محمد امین، ناشر: تحریک تبلیغ الاسلام فیصل آباد

مفتی محمد امین صاحب مسلک بریلوی کے نامور مفتی ہیں۔ اس رسالہ میں وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ لوگوں کو تو بہت عنایت کرتے ہیں مگر ان کے گھر کی حالت میں یہ ہے کہ کئی کئی دنوں تک چولھے میں آگ بھی نہیں جلتی۔ اس کی کتاب کی وجہ تالیف بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مورخہ ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ کو شبِ براءت کے موقع پر میرے لختِ جگر

---

[1]۔ ایضا، ص ۵۲

[2]۔ ایضا، ص ۵۱

[3]۔ چشتی، جان کائنات سے جمادات کی محبت، ص ۵۴

قاری محمد مسعود احمد حسان سلمہ الرحمان درود شریف والی جامع مسجد میں بیان کر رہے تھے۔ انہوں نے دورانِ خطاب مندرجہ بالا شعر مبارک پڑھا:

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں "([1])

مفتی امین صاحب نہایت ہی سادہ الفاظ میں روایات ذکر کرتے ہیں:

"سیدنا حرام بن حراش اپنے والدہ ماجدہ سے راوی ہیں کہ جب ہجرت کے دن سید دو عالم رسول اکرم ﷺ سیدنا صدیق اکبر اور عامر بن فہیرہ اور عبد اللہ لیثی کی معیت میں مدینہ منورہ کی طرف جا رہے تھے آگے ایک خیمہ ام معبد کا آیا اور دیکھا کہ ام معبد خیمہ میں بیٹھی ہیں پوچھا مائی صاحبہ کیا آپ کے پاس گوشت یا کھجوریں ہیں تاکہ ہم خرید لیں ام معبد نے عرض کیا ہمارے ہاں کوئی چیز کھانے کی نہیں ہے تو اچانک رحمت کائنات ﷺ کی نظر پڑی کہ ایک چھوٹی سی کمزور سی بکری بیٹھی ہے سرکار ﷺ نے پوچھا مائی صاحبہ کیا یہ بکری دودھ دیتی ہے اس نے عرض کیا نہیں۔ حبیبِ خدا ﷺ نے فرمایا مائی صاحبہ کیا اجازت ہے؟ ہم اس کا دودھ دوھ لیں وہ بولی میرے ماں باپ قربان اگر یہ دودھ دے تو دوھ لیں یہ سن کر فرمایا ایک بڑا سا برتن لاؤ جس سے پورا قبیلہ سیر ہو کر دودھ پی لے دودھ دوہا تو وہ گاگر کناروں تک بھر گئی اس دودھ میں سے ام معبد کو پلایا پھر ساتھیوں کو پلایا پھر خود نوش فرمایا پھر دوبارہ دودھ دوہا اور وہ برتن (گاگر) بھر گئی پھر سرکار حبیب خدا ﷺ آگے تشریف لے گئے۔"([2])

**۸۔ ماہ رجب اور شب معراج، ماہ شعبان از عباد الرحمٰن،		ناشر: عباد الرحمن پبلی کیشنز، حیدر آباد**

یہ کتاب انٹرنیٹ سے لی گئی ہے اس کتاب پر مصنف کا نام ذکر نہیں ہے۔ صرف ایک جگہ عباد الرحمان ذکر ہے۔ اس کتاب کی درج ذیل مباحث ہیں:

ا۔ ماہِ رجب ۲۔ ماہِ رجب کی دعا۔ ۳۔ ماہِ رجب میں خصوصی طور پر نماز پڑھنا، روزہ رکھنا ۴۔ معجزہ اِسراء و معراج ۵۔ اِسراء و معراج کے معجزے کی بعض حکمتیں ۶۔ اِسراء و معراج کے معجزے کی کیفیت ۷۔ اِسراء و معراج کے معجزے کا سال، مہینہ اور دن۔ ۸۔ اسراء و معراج کا معجزہ ماہِ رجب میں پیش نہیں آیا۔ ۹۔ ماہ رجب و اسراء و معراج اور بعض شرعی۔۔ ۱۰۔ رسولوں پر ایمان۔ ۱۱۔ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے، ۱۲۔ دیدارِ الٰہی۔ ۱۳۔ محمد ﷺ۔ ۱۴۔ اللہ تعالیٰ پر توکل اور اس کا صحیح مفہوم۔ ۱۵۔ ماہ

---

[1] مفتی امین، دو جہاں کی نعمتیں ہیں، فیصل آباد: تحریک تبلیغ الاسلام، ص ۱

[2] مفتی امین، دو جہاں کی نعمتیں ہیں، ص ۵

شعبان کی اہمیت وفضیلت۔ ۱۶۔ ماہ شعبان میں روزوں کی حکمت۔ ۱۷۔ نصف شعبان کی شب اللہ کی مغفرت

اس کتاب میں ماہِ رجب کے فضائل کے علاوہ معجزات کا بھی بیان ہے۔ جیسے معجزہ معراج کو یوں بیان کیا گیا ہے:

"رسول اللہ ﷺ براق کے ذریعہ بیت المقدس تشریف لائے اور اس جگہ براق کو باندھا جہاں انبیاء اپنی سواریاں باندھا کرتے تھے، جب مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے تو انبیاء کی امامت کرتے ہوئے دو رکعت نماز ادا کی، اور جبریلؑ کی جانب سے پیش کردہ دودھ، شہد اور شراب کے پیالوں میں سے دودھ کو چن کر گمراہی سے بچتے رہنے اور فطرت پر قائم رہنے کا اپنی امت کو سبق دیا۔"([1])

معجزات کے مقاصد کو بھی بیان کیا گیا ہے لکھتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو آسمان و زمین میں اپنی سلطنت کا نظم اور موسیٰؑ کو بعض بڑی نشانیاں دکھلائیں، اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو زمین و آسمان میں موجود اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھلانا چاہا۔([2])

۹۔ بے مثل رسول کے بے مثل واقعات از مولانا محمد شہزاد ترابی، ناشر: والضحیٰ پبلی کیشنز، لاہور

مولانا محمد شہزاد ترابی نے نبی پاک کے بے مثل واقعات کو قلمبند کیا ہے اور بے مثل واقعات میں ترابی صاحب نے واقعات میں معجزات کی روایات ذکر کی ہیں۔ شہزاد ترابی کا اس کتاب میں منہج کچھ یوں ہے کہ پہلے وہ ایک عنوان ذکر کرتے ہیں اور پھر ان عنوان کے تحت روایت یا قرآنی آیات ذکر کرکے اس سے عنوان کے موضوع کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جیسے:

شانِ خیر الانام ﷺ بزبانِ قرآن:

سرور کائنات ﷺ کو رب تعالیٰ نے اپنا خاص بندہ ارشاد فرمایا:

" وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ "([3])

"یعنی اور اگر تم کو کافرو! کچھ شک ہو اس کتاب میں جو ہم نے اپنے بندۂ خاص پر اتاری، تو تم اس کی طرح ایک سورت تو لے آؤ، اور اللہ کے سوا اپنے سب مدد گاروں کو بلالو۔"

---

[1]۔ عبد الرحمٰن، ماہِ رجب اور شب معراج وماہ شعبان، حیدر آباد: عباد الرحمٰن پبلی کیشنز، ص ۶

[2]۔ عباد الرحمٰن، ماہِ رجب اور شب معراج، ص ۷

[3]۔ البقرۃ: ۲۳

شہزاد ترابی صاحب نے بہت سی آیات سے معجزات ماخوذ ذکر کرتے ہیں۔ جیسے حضرت ابراہیم کی دعا جو کہ حضرت محمد کے لیے مانگی تھی آیت ذکر کرتے ہیں:

"رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ"([1])

"اے اہمارے رب اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمادے اور ان کو تیری کتاب سکھائے اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمادے بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔"

قرآن مجید کی آیت سے کثرت سے معجزات ماخوذ کیے ہیں۔ جیسے معراج کے حوالہ سے آیت ذکر کرتے ہیں:

"وَالنَّجۡمِ اِذَا هَوٰى ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمۡ وَمَا غَوٰى ۝ وَمَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰى ۝ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡىٌ يُّوۡحٰى ۝"([2])

"اس پیارے چمکتے تارے محمد ﷺ کی قسم! جب یہ معراج سے اترے تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے، اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں، وہ تو نہیں مگر وحی جو ان کو کی جاتی ہے۔"

شہزاد ترابی صاحب عنوان ذکر کرنے کے بعد اکثر مقامات پر اشعار ذکر کرتے ہیں۔ جیسے رخ زیبا کا عنوان ذکر کر کے اشعار ذکر کرتے ہیں:

چاند سے منہ تاباں درخشاں
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے چراغ قمر جھلملائے
ان عذاروں کے طلعت پہ لاکھوں سلام ([3])

کتاب میں مختلف کتب احادیث اور سیرت کی کتب سے احادیث و روایات ذکر کرتے ہیں۔ جیسے ابن عساکر کی نقل کرتے ہیں:

---

[1] ترابی، شہزاد، بے مثل رسول کے بے مثل واقعات، لاہور: والضحیٰ پبلی کیشنز، ۱۴۳۴/ ۲۰۱۳ء، ص: ۱۵

[2] البقرۃ: ۱۲۹

[3] النجم: ۱-۴

"ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ رات کے وقت میں کپڑے سی رہی تھی، ناگہاں میرے ہاتھ سے سوئی گر پڑی۔ میں نے ہر چند تلاش کیا لیکن اسے نہیں ملنا تھا، نہ ملی۔ اتنے میں سرکار انور ﷺ کہیں سے تشریف لے آئے۔ گھر میں ہر طرف اُجالا پھیل گیا۔ سرکار کریم ﷺ کے رخِ انور کی شعاع سے ایسا اُجالا پھیلا کہ سوئی مل گئی۔"([1])

علامہ شہزاد ترابی صاحب متعدد مقامات پر صوفیاء کرام کے اقوال بھی ذکر کرتے ہیں جبکہ کتاب کا عنوان سیرت ہے۔ جیسے:

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جب اس حدیث کو بیان کرتے تو زار و قطار رونے لگتے اور کہتے:

خدا کے بندو! جب خشک لکڑی حضور ﷺ کی عظمت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آپ ﷺ کی جدائی میں روتی ہے تو ہمیں آپ ﷺ کی زیارت کا اشتیاق اس سے کہیں زیادہ ہونا چاہیے۔([2])

۱۰۔ خوشبوئے رسول از مولانا فیض احمد اویسی، ناشر: مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

اہلِ سنت بریلوی مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے وہ عالم دین ہیں۔ جنہوں نے تقریباً ایک ہزار کے قریب کتب تالیف کی ہیں۔ مذکورہ بالا کتاب اصل میں وہ مقالات میں جو کہ اویسی صاحب نے ماہنامہ فیض عالم میں شائع ہوئے۔ جیسا کہ خود لکھتے ہیں:

"حضور سرور عالم ﷺ بشر ہیں نہ ہمارے جیسے بلکہ آپ ﷺ نوری بشر ہیں بے شمار دلائل میں سے ایک دلیل آپ کی خوشبو مبارک بھی ہے کہ نہ صرف آپ کی بشریت معطرہ معنبر تھی بلکہ جو بھی آپ سے متعلق ہو اوہ بھی معطر و معنبر ہو گیا۔ فقیر نے ماہنامہ فیض عالم بہاولپور میں فضلات رسول کے نام ایک طویل مضمون سپردِ قلم کیا۔ یہاں صرف خوشبوئے رسول ﷺ سے متعلق مضمون مذکور ہوں گے اس کا نام خوشبوئے رسول تجویز کیا۔"([3])

مولانا فیض احمد اویسی کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی پاک کے جسم مبارک سے خوشبو آتی تھی اور یہ آپ کا معجزہ ہے لکھتے ہیں:

---

[1]۔ ترابی، بے مثل رسول کے بے واقعات، ص: ۳۰

[2]۔ ترابی، بے مثل رسول کے بے مثل واقعات، ص: ۳۰

[3]۔ ایضاً، ص: ۵۴

"حضور نبی پاک شہ لولاک ﷺ کے جسم اطہر کے جملہ اعجازات میں سے ایک اعجاز یہ بھی ہے کہ وہ خوشبودار تھا، آپ ﷺ اگرچہ خوشبو استعمال فرماتے تھے لیکن خوشبو کی محتاجی نہ تھی، آپ ﷺ کے جسم اقدس کی خوشبو اتنی نفیس و دلربا تھی کہ کوئی خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔"([1])

علامہ فیض احمد اویسی نے اس مختصر سے رسالہ میں مختلف کتب احادیث اور سیرت سے یہ ثابت کیا ہے کہ نبی پاک کے جسم اطہر سے خوشبو آتی تھی۔ جیسا کہ امام زرقانی کی نقل کو روایت ذکر کرتے ہیں۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ جب رسول خدا ﷺ کا اس کائنات میں ظہور ہوا:

"نظرت الیه فاذا هو کا لقمر لیلة البدر ریعه یسطع کالمسک الا ذفراز"([2])

"میں نے زیارت کی تو میں نے آپ کے جسم اطہر کو چودھویں رات کے چاند کی طرح پایا جس سے تر و تازہ کستوری کی خوشبو کے حلّے پھوٹ رہے تھے۔"

علامہ فیض احمد اویسی نے بخاری شریف جیسی کتب سے بھی مستند روایات ذکر کی ہیں جیسے ایک ملاحظہ ہو:

"لا شممت مسکا و لا عطرًا اطیب من ریح رسول اللہ ﷺ"([3])

"میں آپ ﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو سے بڑھ کستوری اور عطر کو نہیں پایا۔"

علامہ فیض احمد اویسی نے مذکورہ بلا رسالہ میں بہت سی روایات ذکر کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ نبی پاک کا جسم بھی ایک معجزہ تھا۔ جیسا کہ کتاب کے آغاز میں یہ دعویٰ بھی کیا ہے مگر جب روایات ذکر کرتے ہیں تو اس وقت لفظ معجزہ کا ذکر نہیں کرتے ہیں جیسے ایک روایت ملاحظہ ہو: حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

"لما دخلت به الی منزل لم یبق منزل من منازل بنی سعد الا شممنا منه ریح المسک و القیت محبته ﷺ فی قلوب الناس حتی ان احدهم کان اذا نزل به اذی صلی اللہ۔"([4])

---

[1]۔ اویسی، فیض احمد، خوشبوئے رسول، بہاولپور: مکتبہ اویسیہ رضویہ، ص:۱

[2]۔ اویسی، فیض احمد، خوشبوئے رسول، ص:۱

[3]۔ ایضا، ص:۲

[4]۔ ایضا، ص:۷

"جب میں آپ ﷺ کو لے کر اپنے دیہات میں داخل ہوئی (پہنچی) تو قبیلہ بنی سعد کے تمام گھروں میں کستوری کی خوشبو آنے لگی لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت اس قدر پیدا ہو گئی کہ ان میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ کے دستِ اقدس کو پکڑ کر اپنے جسم پر لگاتا اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ فی الفور صحت مند ہو جاتا۔"

۱۱۔ قرآن وحدیث کی پیش گوئیاں اور مسئلہ علم غیب از شیخ ابو یاسر، ناشر: نعمانی کتب خانہ، لاہور

نبی پاک کا علم غیب ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ علمائے بریلوی اس کو معجزہ ثابت کرتے ہیں۔ جبکہ علمائے اہلِ حدیث اس کو پیش گوئی سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس عنوان سے متعلق کتب کو جمع نہیں کیا گیا۔

اس کتاب میں شیخ ابو یاسر نے درج ذیل اہم مباحث درج ذیل ذکر کی ہیں:

۱۔ نبی پاک کے دور ثابت ہون والی پیش گوئیاں
۲۔ صحابہ کرام کے دور میں ثابت ہونے والی پیش گوئیاں
۳۔ دورِ صحابہ کے بعد کی پیش گوئیاں
۴۔ مسئلہ علم غیب قرآن وحدیث کی روشنی میں

شیخ ابو یاسر اس رسالہ میں علم غیب کو صرف اور صرف اللہ کا خاصہ مانتے ہیں۔ جبکہ جن واقعات کے بارے میں نبی پاک نے بتایا ہے اس کو پیش گوئی سے تعبیر کرتے ہیں جیسے قرآن مجید کی پیش گوئیوں میں رفعت ذکر کو بھی پیش گوئی سے تعبیر کرتے ہیں:

"وَرَفَعنَالَکَ ذِکرک"(۱)

"ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا ہے۔"

"یہ پیش گوئی اس طرح ثابت ہوئی کہ دنیا میں کروڑوں سے بڑھ کر مسلمان موجود ہیں جو آپ ﷺ رات دن درود پڑھتے ہیں اور سلام بھیجتے ہیں اذان میں نماز میں اذان کے بعد نماز اور دعا میں خطبات اور تقریروں میں الغرض ہر موقع پر رسول اکرم ﷺ کا نام لیتے ہیں حتیٰ کہ آج کے پڑھے لکھے عقلمند غیر متعصب یہود و نصاری وغیرہ غیر مذہب لوگ بھی آپ ﷺ کا ذکر خیر کرنے پر مجبور ہیں حتیٰ کہ یہود و نصاری وغیرہ غیر مذہب لوگ بھی آپ ﷺ کا ذکر خیر کرنے پر

۱۔ الانشراح:۴

مجبور ہیں حتیٰ کہ متعصب کافر بھی بعض اوقات آپ ﷺ اور صحابہ کرام کے ذکر خیر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں یہ ہے اس آیت کا مطلب کہ اپنے بیگانے دنیا میں آپ ﷺ کی خوبیوں کے اقراری ہیں اور جہاں اللہ کا ذکر ہوتا ہے وہاں نبی ﷺ کا ذکر ہوتا ہے اور آخرت میں بھی آپ ﷺ کا مقام بلند و بالا ہو گا۔"(۱)

جیسا کہ ماقبل ذکر ہوا ہے کہ شیخ ابو یاسر کا عقیدہ ہے کہ علم غیب صرف اور صرف نبی پاک کا خاصہ ہے۔ وہ اس نکتہ نظر کو ہر جگہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جیسے ایک آیت سے ثابت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

"اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ"

"بے شک اللہ کے ہاں ہے قیامت کا علم اور بارش کو نازل کرتا ہے اور جانتا ہے اس چیز کو جو رحم میں ہوتی ہے اور کوئی نفس کو یہ علم نہیں ہے کہ کل کیا کمائے گا اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا بے شک اللہ تعالیٰ علم والا خبر رکھنے والا ہے۔"

شیخ یاسر اولاً علم غیب اور پیش گوئی کے لغوی معنیٰ میں فرق ہی نہیں ذکر پائے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جابجا عقلی تاویلات ذکر کرتے ہیں۔ جیسے:

"تیسرا یہ کہ اگر ڈاکٹر اس بات پر قادر ہو جائیں کہ وہ منی کے ٹیسٹ سے بتا سکیں کہ پیٹ میں کیا ہے تب بھی اللہ کا فرمان سچا ہے کہ پیٹ میں موجود بچے یا بچی کا علم کسی کو نہیں ہو سکتا کیونکہ ان کا یہ علم ایک آلے کے ذریعے ہے جو اللہ نے انسان کو بنانے کی توفیق اور سمجھ عطا فرمائی اس کی مثال اس طرح ہے کہ انسان اپنے پیچھے کے حالات کو نہیں جان سکتا لیکن گاڑی کا ڈرائیور شیشے کے حالات کو جانتا ہے یہ علم غیب نہیں بلکہ یہ ایک آلے کے ذریعے معلومات ہوتی ہیں اس طرح ڈاکٹر کو

۱۔ شیخ، ابو یاسر، قرآن وحدیث کی پیشن گوئیاں، لاہور: نعمانی کتب خانہ، ص ۴۳

بچے یا بچی کا علم ٹی وی ایکسرے سے یا ٹیسٹ سے ہوتا ہے۔ پھر اسی بحث کو صرف انسانوں کے متعلق نہ بناؤ بلکہ جانوروں اور کیڑوں مکوڑوں پر شامل کر لو۔"([1])

۱۲۔ برکات زلف عنبرین (گیسوئے رسول) از فیض احمد اویسی، ناشر: بزم فیضان اویسیہ، کراچی

اویسی صاحب نے نبی پاک کے بال مبارک کے فضائل سے متعلق دو کتب تالیف کی ہیں۔ ایک تفصیل کے ساتھ اور دوسری اختصار کے ساتھ۔ مذکورہ بالا کتاب برکات زلف عنبرین مختصر کتاب ہے۔ جیسا کہ خود ذکر کرتے ہیں:

"حضور ﷺ کے گیسوئے مبارک کی مفصل بحث فقیر کی تصنیف "گیسوئے رسول ﷺ" کا مطالعہ کریں مختصر اًرسالہ برکات زلف عنبرین پڑھیئے۔"([2])

نبی پاک کے بال مبارک کس طرح کے تھے۔ لمبے تھے یا چھوٹے تھے۔ اس کے متعلق اویسی صاحب ذکر کرتے ہیں:

"حضور سید المرسلین ﷺ کے سر اقدس کے مبارک بال نہ تو بہت گھونگریالے تھے اور نہ ہی بہت سیدھے بلکہ دونوں کے درمیان تھے۔ ان بالوں کی درازی میں مختلف روایات ہیں۔ کانوں کے نصف تک، کانوں کی لو تک، شانۂ مبارک کے نزدیک تک، ان میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ ان کو مختلف اوقات و احوال پر محمول کیا جائے یعنی جب آپ بال مبارک کٹوا دیتے تو کانوں تک رہ جاتے پھر بڑھ کر نصف گوش یا زمۂ گوش، یا کبھی شانۂ مبارک تک پہنچ جاتے۔ آپ ان بالوں کے دو حصے فرماتے اور مانگ نکالا کرتے۔ کچھ بال رکھنے اور کچھ کاٹنے کو سخت منع فرماتے۔"([3])

اویسی صاحب نے اس رسالہ میں نبی پاک کے بال مبارک کو بھی معجزہ ثابت کیا ہے اور آپ کے بالوں سے صحابہ کرام تبرک حاصل کرتے تھے جیسے:

"حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ مزدلفہ سے منیٰ میں تشریف لائے اور جمرۃ العقبہ میں کنکریاں پھینکیں پھر قربانی کر کے اپنے مکان میں تشریف لے آئے۔ پھر آپ نے حجام کو بلایا اور سر مبارک کے داہنی طرف کے

---

[1] ایضا، ص:۴۶

[2] اویسی، فیض احمد، برکات زلف عنبرین، کراچی: بزم فیضان اویسی، ص:۱

[3] ایضا، ص:۱

بال مبارک منڈوائے اور ابو طلحہ انصاری کو بلا کر عطا فرمائے اور بعد اس کے حضور ﷺ نے بائیں طرف کے بال مبارک منڈوا کر ابو طلحہ انصاری کو عنایت فرمائے اور فرمایا کہ تمام لوگوں میں تقسیم کر دو۔"(۱)

اویس صاحب عنوان کی مناسبت سے اشعار بھی ذکر کر دیتے ہیں جیسے مذکورہ بالا روایت کے تحت شعر ذکر کرتے ہیں:

سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے
چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو (۲)

حضرت فیض احمد اویسی نے اپنے نکتہ نظر کو ثابت کرنے کے لیے کئی مقامات پر صوفیاء کے اقوال اور حکایات بھی ذکر کی ہیں۔ جیسے حضرت ابو حفص سمرقندی کی حکایت ذکر کرتے ہیں:

"حضرت ابو حفص عمر بن الحسین سمرقندیؒ اپنی کتاب رونق المجالس میں روایت کرتے ہیں کہ بلخ شہر میں ایک تاجر تھا جو بہت مالدار تھا اس کا انتقال ہوا۔ اس کے دو بیٹے تھے میراث میں اس کا مال آدھا آدھا تقسیم ہو گیا لیکن ترکہ میں حضور ﷺ کے تین بال مبارک بھی موجود تھے۔ ایک ایک دونوں نے لے لیا تیسرے بال پر بڑے بھائی نے کہا کہ اس کو آدھا آدھا کر لیں۔ چھوٹے بھائی نے کہا ہر گز نہیں۔ اللہ کی قسم حضور ﷺ کے موئے مبارک کو کاٹا نہیں جا سکتا۔ بڑے بھائی نے کہا کہ کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور سارا مال میرے حصے میں لگا دے چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہو گیا۔ بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا اور چھوٹے بھائی نے تینوں موئے مبارک لے لیے۔ وہ ان کو ہر وقت اپنی جیب میں رکھتا بار بار نکالتا اور ان کی زیارت کرتا اور درود شریف پڑھتا۔

تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا کہ بڑے بھائی کا سارا مال ختم ہو گیا اور چھوٹا بھائی بہت مالدار ہو گیا جب اس چھوٹے بھائی کی وفات ہوئی تو صلحاء میں سے بعض نے اسے خواب میں دیکھا اور حضور ﷺ کی بھی خواب میں زیارت کی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو اس قبر کے پاس بیٹھ جائے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کی دعا مانگے پھر لوگ اس قبر کا قصد کرتے تھے۔ حتیٰ کہ بات یہاں تک پہنچ گئی کہ ہر وہ سوار جو اس کی قبر کے پاس سے گزرتا تھا وہ احتراماً اپنی سواری سے اتر پڑتا تھا اور پیدل چلتا تھا۔(۳)

۱۔ اویسی، برکات زلف عنبرین، ص:۸
۲۔ ایضا، ص:۸
۳۔ ایضا، ص:۴۷

۱۳۔ معجزہ ناف بریدہ کی تحقیق از فیض احمد اویسی،　　　　　　　ناشر: قطب مدینہ پبلشرز، کراچی

حضرت فیض احمد اویسی نے اس رسالہ نبی پاک کے معجزہ ناف بریدہ پر جو اعتراضات کیے ہیں۔ خصوصی طور پر فیض احمد اویسی کے بقول غیر مقلدین وغیرہ نے اس معجزہ کا انکار کیا ہے۔ جیسا کہ مقدمہ میں لکھتے ہیں:

”نبی پاک ﷺ کا ہر معجزہ حق ہے بعض معجزات کے انکار میں بعض گروہ پیش پیش ہیں۔ نیچری عقل کے پھندے میں گرفتار، منکرین حدیث ان کا انکار حدیث کی گمراہی کی مجبوری سے غیر مقلدین وہابی اور دیوبندی روایت کے ضعف و وضع کے خبط میں حالانکہ حدیث ضعیف فضائل میں بالاتفاق قابلِ قبول ہے۔ اس کی تحقیق فقیر کے رسالہ ”حدیث ضعیف کی تحقیق“ میں ہے اور موضوع حدیث میں بایں شرط قابلِ قبول جب اس کا مضمون کسی حدیث صحیح سے موید ہو۔ اس کی تحقیق فقیر کے رسالہ ”شراح حدیث لولاک میں پڑھیے۔ یہ رسالہ حضور ﷺ کے معجزہ بوقت ولادت آپ ﷺ کے ناف بریدہ ہونے کے متعلق ہے کسی نیچری کے اعتراض پر فقیر نے علمی بحث کی ہے۔(۱)

اس تالیف میں حضرت فیض احمد اویسی نے مختلف عقلی و نقلی دلائل ذکر کیے ہیں۔ جن سے ثابت کرتے ہیں کہ نبی پاک ناف بریدہ تھے۔ جیسے ابن عباس کی روایت ذکر کرتے ہیں:

”عن ابن عباس عن ابه العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال ولد رسول اللہ ﷺ مختوناً مسرور افاعجب ذالک حد: وحطی عدہ وقال لیکونن لا بنی ھذا شان فکان لہ شان۔“(۲)

”حضرت عبد اللہ بن عباس اپنے والد ماجد حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ حضرت عبد المطلب حضور ﷺ کے جد امجد کو اس سے خوشی ہوئی اور محفوظ ہو کر فرمایا کہ میرا یہ فرزند شان والا ہو گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور ﷺ بڑے شان والے یعنی دونوں کے عالم کے سردار ہوئے۔“

اس رسالہ میں اویسی صاحب نے عقلی و نقلی دلائل ذکر کیے ہیں جیسا کہ خود وہ لکھتے ہیں کہ میں نے عقلی دلائل ذکر کیے ہیں:

۱۔　اویسی، فیض احمد، معجزہ ناف بریدہ کی تحقیق، کراچی: قطب مدینہ پبلی کیشنز، ص:۱

۲۔　ایضا، ص:۳

”چونکہ نیچری عقلی دلائل کو زیادہ مانتے ہیں اسی لیے فقیر کی گزارش ہے کہ سب کو یقین ہے کہ حمل کے دوران عورت کا ماہواری خون (حیض) بچے کی غذا بنتی ہے۔ شرح اسباب (طب کی کتاب) وغیرہ میں لکھا ہے کہ یہی وجہ ہے کہ ہر بچہ اور بچی مرضِ چیچک کی زد میں ضرور آتا ہے زیادہ یا کم اس خونِ حیض کا اثر لازماً ہوتا ہے خواہ بخار کی صورت یا جیسے تھی اور اس خون کو بچے کے پیٹ میں پہنچنا اس نلکی کے ذریعے ہوتا ہے جسے بعد کو کاٹا جاتا ہے۔ جب یہ قانون مسلم ہے تو پھر نیچریوں اور دیگر فریقین کو یقین ہونا چاہیے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ چیچک کے حملے سے منزہ و مقدس رہے یہاں تک کہ اس کے معمولی سے بخار سے بھی۔ اسی لیے آپ کے لیے ناف کی نلکی کی ضرورت نہ تھی جو بعد کو اسے کاٹا جائے۔“(۱)

اس رسالہ میں احادیث کے ساتھ ساتھ کتب سیرت سے بھی روایات ذکر کرتے ہیں:

”عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت قاعدۃ معیا اغزل و للنبی ﷺ یخصف فعنالہ فجعل جینہ بعرق و جعل عرقہ بتوالہ نوم افھت فقال مالک بھت قلت جعلی جینک بعرق و اجعل لمن قلت بتولہ نورا و لوراک ابو کبیر الھذلی یعلم انک احق بشرۃ حیث بقول شعور و مبراً من کل غیر حیضتم و فساد مرصعۃ و داء مغیل و اذا نظرت الی اسرۃ وجھہ برقت بروق العارض المتھلل فوضع رسول اللہ ﷺ ما کان فی یدہ و قال الی و قبل بین عینی رو قال جن اک منہ یا عائشہ خیر افما اذکر ان مسررت کسم وزی بکلامک واللہ سبحانہ و اعلم۔“(۲)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں چرخہ کات رہی تھی اور حضور ﷺ اپنی پاپوش سی رہے تھے کہ آپ ﷺ کی پیشانی مبارک پر پسینہ آ گیا اور اس میں سے نور پیدا ہونا شروع ہوا میں حیران ہو گئی۔ جب حضور ﷺ نے مجھے حیرت زدہ دیکھا فرمایا تو کیوں حیرت زدہ ہو رہی ہے میں نے عرض کیا حضور ﷺ کی پیشانی مبارک پر پسینہ آرہا ہے اور اس میں سے

۱۔　اویسی، معجزات ناف بریدہ، ص:۷

۲۔　ایضا، ص:۱۲

نور چمک رہا ہے (یعنی اس سے حیرت میں ہوں) اگر اس حال میں حضور کو ابو بکر ہذلی شاعر دیکھ لیتا تو یقیناً جان لیتا کہ حضور ﷺ اس کے ان اشعار کے مصداق ہیں۔"

اویسی اس کتاب میں مختلف معجزات کو اشارتاً اور اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ ضعیف روایات بھی ذکر کرتے ہیں:

"بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کے تشریف لانے سے دنیا کو امان نصیب ہوئی اور آپ ﷺ تمام اہلِ دنیا کے لیے سراج ہیں۔
(۳) اس رات قریش کے تمام حاضرین اور عرب کے تمام قبیلے ایک دوسرے سے محجوب ہو گئے۔ (۴) اور تمام کاہنوں کے علوم سلب ہو گئے۔ (۵) تمام دنیا کے بادشاہوں کے تخت اُلٹے گئے (۶) اور بولنے سے گونگے ہو گئے ان ی سارا دن زبان بند رہی۔"([1])

۱۴۔ جامع الصفات نبی از مولانا فیض احمد اویسی، 　　　　ناشر: مکتبہ اویسیہ رضویہ، بہاولپور

مولانا فیض احمد اویسی نے یہ رسالہ چند اوراق میں لکھا ہے۔ اس میں وہ دیگر انبیاء کرام کے ساتھ نبی پاک کی صفات کا موازنہ کرتے ہیں جیسے حضرت آدم اور نبی پاک کی صفات کا موازنہ کرتے ہیں:

سیدنا آدم ﷺ:

آپ کو اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کے ناموں کا علم دیا، آپ کو فرشتوں نے سجدہ کیا۔

حضور سرور عالم ﷺ:

سیدنا و مولانا مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اسماء کے علاوہ مسمیات کا بھی علم دیا جیسا کہ حدیثِ طبرانی و مسندِ فردوس کے حوالہ سے پہلے آ چکا ہے آپ پر اللہ تعالیٰ اور اللہ کے فرشتے درود بھیجتے رہتے ہیں اور مومنین بھی سلام و درود بھیجتے ہیں یہ شرف اتم و اکمل ہے کیونکہ سجدہ تو ایک دفعہ ہو کر منقطع ہو گیا اور درود و سلام ہمیشہ کے لیے جاری ہے اور اتم بھی ہے کیونکہ سجدہ تو صرف فرشتوں سے ظہور میں آیا اور درود میں اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور مومنین شامل ہیں علاوہ ازیں امام فخر

---

[1]۔ اویسی، معجزات ناف بریدہ، ص: ۱۵

الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اس لیے سجدہ کا حکم دیا تھا کہ نورِ محمدی ﷺ حضرت آدمؑ کی پیشانی میں تھا۔(۱)

سیدنا ھودؑ:

آپ کی مدد کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہوا بھیجی۔

حضور نبی پاک ﷺ:

آپ ﷺ نے فرمایا کہ بادِ صبا سے میری مدد کی گئی اور قومِ عاد مغربی ہوا سے ہلاک کی گئی۔(۲)

اس رسالہ میں حضرت فیض احمد اویسی نے اولی العزم رسل اور انبیاء کرام کی صفات ذکر ہیں۔ ایک طرف تو انہوں نے چند انبیاء کرام کی صفات ذکر کی ہیں۔ دوسری طرف انہوں نے بہت ہی اختصار کے ساتھ تذکرہ کیا ہے روایات کو مکمل ذکر نہیں کیا ہے جیسے:

سیدنا یعقوبؑ:

آپ کو جب برادران یوسف نے خبر دی کہ یوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا ہے تو آپ ﷺ نے بھیڑیئے کو بلا کر پوچھا بھیڑیا بولا میں نے یوسفؑ کو نہیں کھایا۔(۳)

حضرت یقوبؑ فراق یوسف میں مبتلا ہوئے اور اور صبر کیا یہاں تک کہ غم کے مارے آپؑ کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور قریب تھا کہ مضمحل یا ہلاک ہو جاتے۔

جامع کمالات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ:

آپؐ سے بھی بھیڑیئے نے کلام کیا۔(۴)

۱۵۔ رسالت مآب کا علم غیب از محمد انور قمر شر قپوری، ناشر: ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۱۹۹۸ء

محمد انور قمر شر قپوری صاحب کا تعلق بریلوی مسلک سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اس رسالہ میں علم غیب کو بطور معجزہ ثابت کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے اور اس کتاب میں اکثر وہی روایات ذکر کی ہیں جن میں نبی پاک کے معجزات کا ذکر ہے جیسے مکی زندگی کے درج ذیل معجزات ذکر کرتے ہیں:

۱۔ اویسی، فیض احمد، جامع الصفات نبی، بہاولپور: مکتبہ اویسیہ رضویہ، ص:۱

۲۔ ایضا، ص:۴

۳۔ روح البیان، خصائص کبریٰ، ج:۲، ص:۱۸۲

۴۔ اویسی، جامع الصفات نبی، ص:۱۰

(۱) کنکریاں		(۲) رکانہ پہلوان

(۳) معجزہ شق القمر		(۴) معراج النبی

(۵) معجزات

اسی طرح مدنی زندگی کے درج ذیل مشہور معجزات کے نام ملاحظہ ہوں:

(۱) غزوہ بدر کے معجزات		(۲) غزوہ احد کے معجزات

(۳) غزوہ خندق و خیبر کے معجزات		(۴) فتح مکہ

مصنف نے اس کتاب میں علم غیب سے متعلق تمام قرآنی آیات ذکر کی ہیں۔ چاہے وہ علم غیب کے حق میں ہوں یا ن کی مخالفت میں ہوں جیسے وہ حضرت عیسیٰ کا ماں کی گود میں کلام کرنا اس کے متعلق آیت ذکر کرتے ہیں۔ سورۂ مائدہ کی آیت ۱۱۶ میں یوں فرمایا گیا:

" وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ "[۱]

" اور جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنالو اللہ کے سوا! عرض کرے گا پاکی ہے تجھے مجھے روا نہیں کہ وہ بات کہوں جو مجھے نہیں پہنچتی۔ اگر میں نے ایسا کہا تو تجھے معلوم ہو گا تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے۔ بیشک تو ہی سب غیبوں کا خوب جاننے والا ہے۔"

اسی طرح ان آیات کو بھی ذکر کیا ہے۔ جو منکرین علم غیب استدلال کرتے ہیں جسے سورہ انعام کی آیت ذکر کرتے ہیں:

۱۔ المائدہ: ۱۱۶

"وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ"[1]

"اور اسی کے پاس ہیں غیب کی کنجیاں۔ انہیں وہی جانتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور جو پتا گرتا ہے وہ اسے جانتا ہے کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو۔"

مذکورہ بالا آیت کی تفسیر بھی کرتے ہیں اور منکرین کا آیت کی تفسیر کے ضمن میں یوں رد کرتے ہیں:

"یہ آیہ کریمہ اللہ تعالیٰ کے ذاتی علم غیب پر بڑی محکم دلیل ہے۔ مگر کنجی بطور اسم آلہ کسی کو دی جانے والی چیز بھی ہے اللہ تعالیٰ اِن اللہ علی کل شی قدیر بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔" وہ اگر کسی کو یہ کنجیاں عطا فرمادے تو اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ جسے کنجیاں ملیں گی اسے غیب کے خزانوں کے دروازے کھولنے کی اجازت بھی مل سکتی ہے دروازہ کھلے گا تو لوح محفوظ دکھائی دے گی۔ جس پر ماکان ومایکون مرقوم ہے اور اس لوح محفوظ پر حضور نبی کریم ﷺ کی نگاہ ہر وقت ہے۔"[2]

مصنف نے مذکورہ کتاب میں علم غیب کے حوالہ سے متعدد روایات ذکر کی ہیں جن سے نبی پاک کے علم غیب کا ثبوت ملتا ہے۔ مگر بہت سے مقامات پر روایات کے عمومی مفہوم سے علم غیب ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور پھر الفاظ کے چناؤ میں بھی بہت ہی مبالغہ کیا ہے۔ جیسے شعیب ابی طالب کے معاہدہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"ادھر یہ تکرار ہو رہی تھی ادھر حضور ﷺ کی آنکھوں سے غیب کے پردے اٹھ رہے تھے۔ آپ ﷺ کی نظریں اس معاہدہ کو دیکھ رہی تھیں اور اس دیمک کی ایک ایک حرکت آپ کی نگاہ میں تھی جو عام لوگوں کو قریب سے بھی

---

[1] الانعام:۵۹

[2] شرقپوری، قمر، رسالت مآب کا علم غیب، لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۹۹۸ء، ص:۲۳

مشکل سے دکھائی دیتی ہے۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ دیمک کو اس معاہدہ کو چاٹ کر جانے کا کام اللہ تعالیٰ نے سونپ دیا ہے۔"([1])

۱۶۔ مسئلہ ظل نبی ہر تحقیقی نظر اور دلائل نفسی و اثبات کا جائزہ از سید احمد سعید کاظمی، ناشر: جامعہ انوار العلوم، ملتان

سید احمد سعید کاظمی کا پاکستان کے بریلوی مسلک کے جید علماء کرام میں نام شامل ہے انہوں نے ظل نبی کی روایات پر ایک تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے کتاب کے شروع میں اس کی وجہ تالیف خود لکھتے ہیں کہ ماہنامہ تجلی دیوبند اور ہفت روزہ تنظیم اہلِ حدیث میں ظل نبی نہ ہونے پر متعدد مضامین شائع ہوئے جن کے رد میں علامہ کاظمی شاہ صاحب نے یہ کتاب لکھی۔ لکھتے ہیں:

"تقریباً ایک مہینہ ہو گیا (یہ شوال ۱۳۷۹ھ / اپریل ۱۹۶۰ء کی بات ہے) کہ مختلف اور متعدد مقامات سے احباب کے پیغامات آرہے ہیں کہ ماہنامہ تجلی دیوبند اور ہفت روزہ تنظیم اہلِ حدیث لاہور وغیرہ رسائل میں حضور نبی کریم ﷺ کے جسم اقدس کا سایہ ثابت کرنے کے لیے زور دار مضامین شائع کیے گئے ہیں اور اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو ایک رسالہ "نفی الفی عمن استنار بنورہ کل شئی" حجور ﷺ کے سایہ نہ ہونے پر تحریر فرمایا ہے، اس پر اچھی طرح پھبتیاں کسی گئی ہیں اور اس کا خوب مذاق اڑایا گیا ہے، نہ صرف یہ بلکہ صحیح حدیثوں سے حضور ﷺ کا سایہ ثابت کیا گیا ہے جنہیں پڑھ کر امتہ المسلمین نہایت مضطرب اور متعجب ہیں، اس لیے ان حدیثوں کے جوابات اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ مبارکہ کی تائیدہ توضیح نہایت ضروری ہے تاکہ مسلک اہلِ سنت بے غبار ہو جائے اور کسی قسم کا خلجان باقی نہ رہے۔"([2])

مولانا کاظمی نے ماہنامہ تجلی کا ایک اقتباس نقل کیا ہے جس میں فاضل مقالہ نگار نے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ظل نبی نہ ہونے کا عقیدہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی ہی کا ہے۔ آپ وہ اقتباس نقل کرتے ہیں:

"بہت سی غلط باتوں کی طرح ایک یہ بات بھی شہرہ پا گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہیں تھا، بعض سادہ فطرت اور جذباتی اسلاف نے تو اس بے اصل خیال کا چرچا کیا ہی تھا لیکن ہندوستان میں اسے پھیلانے کی ذمہ داری قبر پرستوں پر عموماً

---

[1] شر قپوری، رسالت مآب کا علم غیب، ص:۵۱

[2] کاظمی، مسئلہ ظل نبی، ملتان: انوار العلوم، ص:۳۰

مولانا احمد رضا خان صاحب پر خصوصاً ہے، انہوں نے "اناہ الفی" (مستفتی کی اصل تحریر میں اسی طرح ہے) نام سے ایک کتابچہ لکھا تھا جس میں اپنے معروف علم کلام کے ذریعہ سے اس بے اساس عقیدے کو حقیقت ثابت منوانے کی کوشش کی تھی، نتیجہ ظاہر ہے ان کے معتقدین نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا اور بات پھیل گئی۔"([1])

سید احمد سعید کاظمی نے اس رسالہ میں تمام تر منکرین کی عقیدہ ظل بنی نہ ہونے کی روایات کو ذکر کیا ہے جیسے حضرت عائشہ کی ایک روایت ذکر کرتے ہیں:

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے، اس میں ایک گھریلو شکررنجی کا واقعہ بیان کرنے کے بعد ام المومنین فرماتی ہیں۔ فینما یوماً منصفالنهار اذا انابطل رسول اللہ ﷺ مقبل۔ پس ایک دن دوپہر کے وقت دفعتہً رسول اللہ تشریف لائے اور میں نے پہلے ان کا سایہ ہی دیکھا۔"([2])

علامہ کاظمی نے نہایت ہی ایمانداری سے منکرین کے دلائل کو تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے جیسا کہ وہ خود لکھتے ہیں:

"احباب کے خطوط سے منکرین کے دلائل کا جو مواد ہمارے سامنے آیا وہ من و عن ناظرین کرام کی خدمت میں ہم نے پیش کر دیا، منکرین کی تحریروں میں سے صرف ایک رسالہ "ظل نبی" منظوم بزبان پنجابی ہماری نظر سے گزرا ہے، ماہنامہ تجلی دیوبند ہمیں نہیں ملا نہ مجمع اثروائد دستیاب ہو سکی۔ البتہ مسند امام احمد میں منکرین کی پیش کردہ روایت ہم نے تلاش کر لی، جس کے دیکھنے سے ہمیں پتہ چل گیا کہ مجمع زوائد، جلد چہارم، ص: ۳۱۳ اور مسند امام احمد، جلد ۶، ص ۱۳۲ سے منقولہ دونوں روایتوں کا مضمون واحد ہے ان دونوں پیش کردہ روایتوں میں حجۃ الوداع کے سفر میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا میں ایک واقعہ مذکور ہے۔"([3])

---

[1]۔ ماہنامہ تجلی دیوبند، فروری ۱۹۵۹ء، ص: ۱۲

[2]۔ کاظمی، مسئلہ ظل نبی، ص: ۸

[3]۔ کاظمی، مسئلہ ظل نبی، ص: ۲۵

ابن قیم کے رسالہ ظل نبی میں درج ذیل شین آیات ذکر کی گئی ہیں اور پھر اس ہر تین احادیث ذکر کی گئی ہیں۔ علامہ کاظمی شاہ صاحب نے ان کو نقل کرکے یوں تبصرہ کیا ہے:

> "تین آیتیں اور تین حدیثیں مثبتین ظل نبی ﷺ کا مزمومہ سرمایہ ہے۔ ظل نبی ﷺ کا "سرمایہ مزامہ" یہی تین آیتیں اور تین حدیثیں ہیں، جنہیں ان کے دعوے سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور جن کا ایک لفظ بھی یہ نہیں بتاتا کہ حضور نبی اکرم نور ﷺ کے جسم اقدس کا سایہ تھا، جیسا کہ ان شا اللہ عزیز عنقریب ہمارے ناظرین کرام پر واضح ہو جائے گا اور حقیقت بے نقاب ہو کر سامنے آ جائے گی کہ منکرین نورانیت نبی کریم ﷺ کے استدلال کی عمارت ان اوھن الموت لست العنکبوت سے بھی گئی گزری ہے۔"(۱)

خلاصہ بحث

اس تحقیق میں معجزات کی موضوعاتی کتب کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ معجزات کی کتب میں جو کسی مخصوص معجزہ پر لکھی گئی کتب کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ اس فصل میں وہ کتب ذکر کی گئیں ہیں جو کسی خاص ایک معجزہ پر لکھی گئی ہیں۔ جیسے آپ ﷺ کا علم غیب، آپ ﷺ کے غزوات میں معجزات، آپ ﷺ کے جسمِ انور کی خوشبو، فضائلِ موئے مبارک ﷺ، آپ ﷺ کے سایہ مبارک کے معجزات، آپ ﷺ کی پیشن گوئیاں، برکاتِ زلف عنبرین ﷺ، آپ ﷺ کا ناف بریدہ ہونا، آپ ﷺ کے جمادات کے ساتھ معجزات اور آپ ﷺ کے بول مبارک کے معجزات وغیرہ۔

ذکر کئے گئے موضوعات پر لکھی گئی کتب کے تجزیاتی مطالعہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ آپ ﷺ کے دیگر معجزات پر کتب، اردو ادبِ سیرت میں کم نظر آتی ہیں جیسا کہ معراج النبی ﷺ کو جو مقام حاصل ہے۔

کتب کی تالیف میں مصنفین نے کتاب کے عنوان کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے روایات کو جمع کیا کچھ مصنفین نے روایات پیش کرتے ہوئے قرآن وحدیث سے استدلال کرتے ہوئے عقلی ونقلی دلائل کے ساتھ بحث کی ہے۔

۱۔ ایضا، ص:۳۵